بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحن نزل الذکر وانا لہ لحافظون

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ضمیمہ نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر نور الدین منیر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ احسان ۱۳۴۷ ہش ۸ صفر ۱۳۸۸ھ ۷ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰۹

63

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۶ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ نقرس کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن تاحال بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۱۶ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو کل ٹمپریچر پہلے سے کم تھا۔ کھانسی میں بھی خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھانجے عزیزم ملک محمد نعیم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی کو بارہ مئی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ بچے کو نیک صالح خادم دین عمر دراز اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ نومولود ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کا پہلا پوتا اور مکرم قریشی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

(امۃ القیوم دارالرحمت وسطی ربوہ)

— خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں آج کل بائیں پھیپھڑے اور معدے میں تکلیف کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔ احباب کرم از راہ کرم صحت یابی کے لئے دعا کرکے ممنون فرمائیں۔

لاہور میں خاکسار کے بہنوئی محترم عبدالحکیم صاحب آف مغلپورہ اور ہمشیرہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ سنگاپور)

— کراچی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ برادرم عزیزم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ابن محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کے دل کا اپریشن مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء کو کراچی میں ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ عزیز موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(وصیہ بشیر احمد مدعا نہ خدمت خلق ربوہ)

— خاکسار کی والدہ صاحبہ تقریباً ۳ ماہ سے بعارضہ ذیابیطس شدید طور پر بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ (بشارت احمد مربی تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلق ظاہری اعضا کو کہتے ہیں اس کے بالمقابل باطنی قویٰ کا نام خلق ہے

خلق کو خلق پر ترجیح حاصل ہے کیونکہ خلق میں کمی بیشی کی اصلاح ہو سکتی ہے

"خلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خلق اور خلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے، یہ سب خلق کہلاتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قوے کا نام خلق ہے۔ مثلاً عقل فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قوے سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خلق کو خلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا لیکن خلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا اور اس کے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے تو اول اس کا حلیہ بیان کرو اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کرکے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا ورنہ رد کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے بالکل درست ہے مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ پس خلق ایسی شے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی ہو تو یہ ظلم تھا لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے۔ عمل اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لے گا اور اس کی عادت امساک کی دور ہو جاوے گی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۲۸ و صفحہ ۱۲۹)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء

دُعا کی حقیقت

بعض لوگ دعا کو اس طرح کی ایک چیز سمجھتے ہیں جس طرح جادو گرمنتر پڑھتے ہیں حالانکہ اسلام میں دعا ایک ایسی حقیقت ہے جس کی مثال کسی چیز میں نہیں ملتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ایک نے عرض کی کہ نماز میں لذت کچھ نہیں آتی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ

"نماز نماز بھی ہو نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے۔ ایک ہندو اگر نماز پڑھے گا تو اسے کیا فائدہ ہوگا جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھے گا کہ نماز میں کیسے لذت ہے اور اس سے اوس معرفت ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے آتی ہے اور کچھ اس کی طینت سے آتی ہے جو محمود فطرت والے مناسب حال اس کے فضل کے ہوتے ہیں اور اس کے اہل ہوتے ہیں انہیں پر فضل بھی کرتا ہے۔ ہاں یہ بھی لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے پنجابی میں ایک مثل ہے

"جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا"

لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے اس پنجابی مصرع کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعوےٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گداز کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالےٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۵، صفحہ ۳۶)

اس سے واضح ہے کہ دعا کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے اور اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ دعا کوئی اس طرح کی چیز ہے جس طرح ہم روپیہ پیسہ خرچ کر کے بازار سے کوئی چیز خرید لیتے ہیں اور نہ اس طرح کی چیز ہے جس طرح ہم کسی نوکر کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں کام کر دو اور وہ کر دیتا ہے۔ دعا دراصل اپنی عاجزی کا اقرار ہے اللہ تعالےٰ کے حضور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کام کے لئے ہم دعا کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر سرانجام نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک ہماری تدبیر کا تعلق ہے بے شک یہ کاموں کی سرانجام دہی کے لئے لازمی ہے۔ ہم کو اللہ تعالےٰ نے قویٰ اس لئے دیئے ہیں اور عقل اور فہم اسی لئے عطا کیا ہے۔ کہ ہم اپنے روزمرہ کے کام ان خداداد قویٰ اور فہم سے سرانجام دیں۔ جو لوگ مادہ پرستی کی طرف جھک گئے ہیں وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ جو کام ہو رہا ہے وہ ان کی اپنی تدبیر کا نتیجہ ہے اور اس محنت کا نتیجہ ہے۔ جو وہ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے سامنے روزانہ ایسی مثالیں آتی رہتی ہیں کہ انسان نے تدبیر میں اور محنت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ مگر کام سرانجام نہیں ہوا۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تکوینی قانون سے ہر کام کرنے کے لئے کچھ ذرائع مقرر کئے ہیں۔ اکثر جو لوگ ان ذرائع سے کام لیتے ہیں۔ وہ کام ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بعض اوقات یہ ظاہری ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں۔ ایک کسان اچھی زمین لیتا ہے۔ اس میں خوب ہل چلاتا ہے۔ اچھا بیج ڈالتا ہے آبیاری کرتا اور دوسرے کام بھی اچھی فصل لینے کے لئے ضروری ہیں سرانجام دیتا ہے۔ اکثر اس کو اپنی محنت کا پھل اچھی فصل میں مل جاتا ہے۔ یہ قانون تکوینی سے ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات بعض ایسے عوامل ہوتے ہیں کہ باوجود محنت کے اور ہر قسم کی احتیاط کے فصل کو خراب کر دیتے ہیں کوئی ایسی بیماری لگ جاتی ہے۔ کہ پہلے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی۔ انسان اس سے تجربہ حاصل کرتا ہے اور کوئی دوا وغیرہ ایجاد کرتا ہے۔ اور دوا مفید ثابت ہوتی لیکن دوسری دفعہ کوئی اور بیماری نمودار ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی تجربہ میں آیا ہے کہ ایک بار جو دوا کاری ثابت ہوتی ہے۔ دوسری دفعہ وہ اپنا اثر زائل کر دیتی ہے اور فصل پھر خراب ہو جاتی ہے۔

الغرض فصل خراب کرنے کے ایسے نامعلوم عوامل ہیں اور ان کا سلسلہ اتنا دراز ہے کہ سب پر قابو پانا ناممکن ہوتا ہے۔ ایسی حالت ہے ایسی حالت میں انسان اللہ کی طرف جھکتا ہے۔ جو تمام اسباب کا منبع ہے۔ اور عاجزی سے دعا کرتا ہے تو باوجود بظاہر فصل کے عمدہ ہونے کے کوئی آثار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ بندے کی دعا کو سن لیتا ہے اور تباہی سے بچا لیتا ہے۔

ایسے ہزارہا واقعات ہیں جن کا ثبوت مل سکتا ہے اور جب تمام اسباب بظاہر تباہ کن ہوتے ہیں۔ ایک انسان کے دل سے نکلی ہوئی دعا قبول ہو کر تباہی سے نجات مل جاتی ہے لیکن دعا وہی قبول ہوتی ہے۔ جو ان شرائط کے ساتھ کی جائے جو قرآن کریم نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ ایک شرط اضطرار بھی ہے۔ جب انسان اضطراری حالت میں دعا مانگتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اکثر اس کی دعا سن لیتا ہے۔ اضطراری حالت مصنوعی طور پر پیدا نہیں کی جا سکتی۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ پر پورا ایمان نہ ہو اس وقت تک اضطراری حالت پیدا نہیں ہوتی۔ یہی حالت ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے کہ

جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔

الغرض دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بقول مسیح موعود علیہ السلام ایک طرح سے مر جائیں اور پوری سوزش اور گداز کا مقام حاصل کریں۔

زمیندارہ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی دیہاتی مجالس جن کی زیادہ تر آمد زراعت سے ہوتی ہے۔ عموماً پورے سال کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتی ہیں۔ اب ادائیگی کا موقعہ آگیا ہے۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران مہربانی فرما کر توجہ کریں اور باشرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کو فالج کی بیماری سے معمولی افاقہ ہے۔ خوراک کھا لیتی ہیں لیکن زبان بہت متاثر ہے اور نقاہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ ملتان

حال فضل عمر ہسپتال ربوہ

64

خلافت سے وابستگی اور اس کی اہمیت

(از حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ - ربوہ)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جبکہ دنیا میں ظلمت و تاریکی کا دَور دورہ ہوتا ہے۔ یہ ظلمتیں، یہ اندھیرے انبیاء علیہم السلام کے نور سے چھٹتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ ایمان لانے والی اور عملِ صالح کرنے والی جماعتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ نورِ نبوت کے فیضان کو قائم رکھنے کے لئے ان ایمان دار اور صالحین میں خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔

ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اسلام کے احیاء اور شریعتِ اسلامیہ کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپؑ کے وصال کے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی سلسلۂ خلافت کو قائم فرمایا۔

خلافت کے معنی کسی کے پیچھے آنے کے ہیں یا کسی کا قائم مقام بننے یا کسی کا نائب ہو کر اس کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر لفظ خلیفہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اوّل۔ وہ ربّانی مصلح جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں کسی اصلاحی کام کے لئے مامور ہو کر مبعوث کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان معنوں میں تمام انبیاء اور رسول خلیفۃ اللہ کہلاتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے نائب ہونے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کو خلیفہ کے نام سے یاد کیا ہے۔

دوم:- وہ برگزیدہ شخصیت جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اُس کے کام کی تکمیل کے لئے اس کا قائم مقام اور اس کی جماعت کا امام بنتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ بنے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کے تحت نبوت کے بعد خلافت کے نظام کو مقرر فرمایا تاکہ نبی کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ اس کے سلسلہ کی تکمیل ہو سکے۔

گویا جو تخم نبی کے ذریعہ بویا جاتا ہے اس کی آبیاری خلفاء کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خلفاء کے ذریعہ نبی کے مشن کو اس حد تک پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا انتظام فرماتا ہے کہ وہ ابتدائی خطرات سے محفوظ ہو کر ایک تناور پودے کی صورت اختیار کرے۔

سو! اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام دراصل نبوت کے نظام کی فرع اور اس کا تتمہ ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے۔

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کی فرع اور اس کا تتمہ ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کے قیام کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تاکہ خدا کے علم میں جو شخص بھی حاضر الوقت لوگوں میں سے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہو وہی سریر آرائے خلافت ہو۔

نبی کی بعثت کے بعد مومنین کی ایک جماعت وجود میں آچکی ہوتی ہے اور پھر وہ نبوت کے فیض سے تربیت یافتہ بھی ہوتی ہے اس لئے خدا تعالےٰ خلافت کے انتخاب میں مومنوں کو بھی حصہ دار بنا دیتا ہے تاکہ وہ جماعتِ مومنین اس کی اطاعت بجا لائے اور پورے شرح صدر سے اس کی ہر آواز پر لبیک کہے۔

اسی طرح ہر خلیفہ کا بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر حقیقتاً خدا تعالےٰ کی تقدیر پوری ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر تصرف فرما کر ان کی رائے کو اہل شخصیت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں خلفاء کے تقرر کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔ اور اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آنحضرت صلعم حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے بعد خدا تعالےٰ اور مومنوں کی جماعت ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہیں ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی رسالہ الوصیت میں یہی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے خود حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے مسلمانوں کی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ اور پھر حضرت ابوبکرؓ کی مثال پر خود اپنے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو خدا کی دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

قرآن کریم و حدیث کے مطابق خلیفہ کی دو بڑی علامتیں ہیں۔ پہلی علامت وہ ہے جو سورہ نور کی آیت استخلاف میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

یعنی سچے خلفاء کے ذریعہ خدا تعالےٰ دین کی مضبوطی کے سامان پیدا کرتا ہے اور مومنوں کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے۔ یہ خلفاء صرف میری ہی عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے۔

پس جس طرح ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سچا خلیفہ اپنے اس روحانی پھل سے پہچانا جاتا ہے جو اس کی ذات سے ازل سے مقدر ہو چکا ہوتا ہے۔

دوسری علامت جو حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ استثنائی حالات کو چھوڑ کر ہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے سے ہونا چاہیئے۔ اگرچہ حقیقت میں خدا تعالےٰ کی تقدیر ہی کام کر رہی ہوتی ہے لیکن خدا نے اپنی حکیمانہ تدبیر کے تحت خلفاء کے تقرر میں بظاہر مومنوں کی رائے کا بھی دخل رکھا ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے تعلق میں آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ خدائی تقدیر ابوبکرؓ کے سوا کسی کو خلیفہ بننے نہیں دے گی اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور کی خلافت پر راضی ہوگی۔

پس! ہر برحق خلیفہ کی یہ دوہری علامت ہے کہ وہ مومنوں کے انتخاب سے قائم ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ اپنے فعل سے اس کی نصرت و تائید میں کھڑا ہو جائے اور اس کے ذریعہ دین کو تمکنت پہنچے۔

خلافت کا نظام بہت ہی مبارک نظام ہے جس کا ظہور نبوت کے بعد ہوتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ جماعت کو اس دھکّے کے اثرات سے بچا لیتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد جماعت پر ایک بھاری مصیبت بن کر وارد ہوتا ہے۔

نبی کا کام جیسا کہ قرآن حکیم سے پتہ چلتا ہے تبلیغ و ہدایت کے ساتھ ساتھ مومنوں کی جماعت کی دینی تعلیم ان کی روحانی و اخلاقی تربیت اور ان کی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اور پھر یہ تمام کام نبی کی وفات کے بعد خلیفہ وقت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں جس کا وجود جماعت کو انتشار سے بچا کر ان کو ایک مضبوط لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔

نبی کا وجود جماعت کے لئے محبت و اخلاص کے تعلق کا روحانی مرکز ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ اتحاد، یکجہتی اور باہمی تعاون کا زریں سبق سیکھتے ہیں۔ اور خلیفہ کا وجود اس درس وفا کو جاری اور تازہ رکھنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلعم نے جماعت کے وجود کو جو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خلیفۂ وقت کے ساتھ لازم ملزوم ہے ایک بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ اور اسے انتہائی اہمیت دی ہے۔ اور جماعت میں انتشار پیدا کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ جیسے فرمایا

مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ

یعنی جو شخص جماعت سے کٹا اور اس کے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ اپنے لئے آگ کا راستہ بناتا ہے۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
الْمَهْدِيِّينَ۔

یعنی اے مسلمانو! تم پر تمام دینی امور میں میری سنّت پر عمل کرنا اور میرے بعد میرے خلفاء کے زمانہ میں ان کی سنّت پر عمل کرنا بھی لازم ہوگا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔

سو! خلافت کا نظام نہایت ہی بابرکت نظام ہے جس کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور مرکزیت قائم رہتی ہے اور نبوت کے بعد ہر نوزائیدہ جماعت کو اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

یہ وہ حقیقت ہے جسے قرآن کریم نے قریباً چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا تھا۔ آج امّتِ مسلمہ کے فلاسفر شیخ طنطاوی جوہری جیسے انسان بھی کھلے بندوں اس بات

کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی شان واپس مل سکتی ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد اور طاقت پیدا ہو سکتی ہے تو اس کا صرف اور صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خلافت کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ اور خلافت بھی وہ خلافت جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیت استخلاف میں بیان فرمایا۔ کاش! مسلمانانِ عالم اس نعمت کی قدر کریں اور خلافت سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس کی پناہ میں ہو جائیں۔

خلافت سے وابستگی محض زبانی اقرار تک ہی محدود نہیں ہو جاتی بلکہ یہ رشتہ حقیقت چاہتا ہے۔ جب دنیاوی رشتے و عزیز داریاں باہمی خلوص و تعلق پر ہی پنپ سکتے ہیں تو روحانی رشتے کی مضبوطی کا انحصار اس تعلق کے انتہائی خلوص کو چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت و الفت کو جذب کرنے کے لئے اور اس کے انعام و اکرام کو مسلسل اور وسیع کرنے کے لئے اس کے مامورین کے ساتھ دلی وابستگی کی اشد ضرورت ہے۔

حقیقی وابستگی و دلی تعلق ہی انسان کے اندر اس کے مامورین کے لئے اطاعت و فرمانبرداری کی روح پھونکتی ہے اور اسی برکت سے پھر نصرتِ باری تائید میں اترتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جماعت سے فرمایا کہ نصرت ہمیشہ خلیفۂ وقت کی اطاعت میں ملتی ہے۔ بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس کی جگہ کھڑا ہوں ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ میری اطاعت و فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

اطاعت و فرمانبرداری کی روح ہم میں جبھی پیدا ہو سکتی ہے جب خلافت کے ساتھ ہمارا رشتہ مضبوط ہو۔ محبوب کی محبت و گہری وابستگی ہی اُسے اس کا حقیقی فرمانبردار اور اطاعت شعار بنا سکتی ہے۔

خلافت سے وابستگی و اطاعت اطاعتِ رسولؐ کی توفیق بخشتی ہے۔ اسی ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:-

"کہ اطاعتِ رسولؐ بھی خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کا غرض یہ ہوتا ہے کہ سب کو وحدت کے رشتے میں پرو دیا جائے۔"

آنحضرت صلعم جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ کرام اُسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ لیکن یہ محبت یہ اطاعت کی روح آجکل نہیں کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔

پس جب خلافت ہوگی اطاعتِ رسولؐ بھی ہوگی۔" اور خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری جب ہی ہو سکتی ہے جب خلیفۂ وقت کے ساتھ سچے دل کے ساتھ وابستگی ہو۔ اور اس کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"کہ وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔

انبیاء و خلفاء وہ نور ہیں جن کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کی ذات سے روشناس ہوتے ہیں۔ ہمیں نیکی و بدی کے امتیاز کا پتہ چلتا ہے۔ ہمیں اپنی پیدائش کی غرض و غایت کی حقیقت سے آگاہی ملتی ہے۔" انبیاء و خلفاء ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ہمارے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ جیسے اک کمزور آدمی پہاڑ کی چڑھائی پر نہیں چڑھ سکتا تو سونٹے یا کھڈ سٹک کا سہارا لے کر چڑھ جاتا ہے اسی طرح انبیاء اور خلفاء لوگوں کے لئے سہارے ہیں۔ وہ دیواریں نہیں جنہوں نے قربِ الٰہی کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ یہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے)۔

دین کی صحیح تشریح و وضاحت خلفاء ہی کرتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سُنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں اور دین سے متعلقہ امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بناتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔

خلافت سے حقیقی وابستگی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جو بھی قدم اٹھائیں اپنے امام کے پیچھے اٹھائیں۔ اپنی مرضی و خواہشات کو اپنے امام کی مرضی و خواہشات کے تابع کر دیں۔ ہم اپنی تدبیروں کو، ارادوں کو اور آرزوؤں کو اپنے امام کی تدبیروں، ارادوں اور آرزوؤں کے تابع کر دیں۔ اگر اس مقام پر ہمیں کھڑے ہونے کا شرف حاصل ہو جائے تو پھر یقیناً یقیناً کامیابی و فتح بڑھ کر قدم لے گی۔ انشاء اللہ۔

اسی ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم اپنے امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو تم ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل نہیں کر سکتے۔

پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔

اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحیٔ الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیٔ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔

خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام اور نعمت ہے جو مومنین کو اعمالِ صالحہ۔ اطاعت اور وفاشعاری کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبرداری اور اس کے ساتھ حقیقی معنوں میں وابستگی ہی سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب۔ خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی تسلسل میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی کی تقریب کے موقع پر فرمایا:-

"اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی خدا تعالیٰ اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن! اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گئی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔

پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ خلافت اُس وقت چھینی جائیگی جب تم بگڑ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرتِ ثانیہ کا پے در پے ظہور ہوتا رہے۔

تم اُن ناکاموں اور نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کر دیا بلکہ تم ہر وقت اِن دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے۔ تاکہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔

حرفِ آخر کے طور پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کو پیش کرتے ہوئے تقریر کو ختم کرتی ہوں۔ ہاں! اُس فرمان کو جو سراسر ہمارے لئے۔ ہماری فلاح۔ ہماری بہبود کے لئے انتہائی تڑپ و بیقراری لئے ہوئے ہے۔ فرمایا:-

"خلافت زندہ رہے اور اُسکے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور۔ امانت تمہارا حُسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اُس کے ہو۔"

خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق ملے کہ وہ اپنے آپ کو حضور رضی اللہ عنہ کی ان تڑپتی ہوئی بیقرار دعاؤں کا حسین و شیریں ثمر ثابت کرے اور اُس کا وجود حضور رضی اللہ عنہ کی روح کو کما حقہٗ سکون پہنچانے والا ہو۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی کے آخری سانس تک خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے۔ ہم خلافت سے وابستگی کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس انعام کی عظمت کو سمجھیں۔

خدا تعالیٰ ہمارے اندر حقیقی اطاعت و فرمانبرداری کی روح پیدا کرے اور اپنے کمال فضل و رحم کے ساتھ ہمیشہ ہی اس بابرکت اور آسمانی نظام کے انوار و فیوض اور برکات و تاثیرات سے منوّر و متمتع ہونے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

اے ناصرین! اے قائدِ ملت! تم پر ہزاروں سلام۔ تیری عمر میں برکت۔ تیری صحت میں برکت۔ تیرے کام میں برکت۔ تیری ہمّت میں برکت۔

خدا کرے تیری قیادت میں تمام دنیا کے گوشے گوشے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پرچم لہرائے۔ آمین ٭

احمدیہ گرلز مڈل سکول گھسیٹ پورہ میں ایک استانی کی ضرورت

احمدیہ گرلز مڈل سکول گھسیٹ پورہ (ضلع لائل پور) میں ایک ایس۔ وی ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے جو وہاں طالبات کو مختلف مضامین میں تعلیم دے سکے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ تمام درخواستیں بمعہ مکمل کوائف مکرم عبدالرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور کے نام بھجوائی جائیں۔

(ناظر تعلیم)

چندوں کی وصولی کے متعلق ایک غلط طریق کار کی تصحیح

معلوم ہوا ہے کہ بعض سیکرٹریان مال اصل آمد کے مطابق چندہ وصول کرنے کی بجائے اپنے احباب سے بجٹ کے مطابق رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ ایک غلط طریق کار ہے۔ جس کی وجہ سے ایسی جماعتوں کے چندوں کی ترقی رک جاتی ہے یہ غلط طریق خاص طور پر زمیندارہ جماعتوں میں بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے

بجٹ محض ایک اندازہ ہوتا ہے۔ جو صرف مرکز کی رہنمائی کے لئے لگایا جاتا ہے کہ کسی سال میں کم از کم کتنی آمد کی توقع ہو سکتی ہے تا اس کے مطابق مرکز اپنے کام کو پھیلائے۔ اور چونکہ یہ اندازہ قبل از وقت لگایا جاتا ہے۔ اس لئے زمیندار اور تاجر پیشہ احباب بجٹ میں صرف اتنی آمد لکھاتے ہیں۔ جس کا حصول یقینی اور قطعی ہو۔ اور ایسا اندازہ لازماً بہت محتاط ہوتا ہے۔ اور عین ممکن ہے۔ بلکہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ اصل آمد پہلی لکھائی ہوئی متوقع آمد سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ پر ہر آن اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے اور احباب کی آمدنیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ پس جو سیکرٹریان مال اصل آمد کی بجائے مجوزہ بجٹ کے مطابق چندہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ چندوں کی آزادی میں بھی روک بن جاتے ہیں اور اپنے احباب کو بھی پورے چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے محروم رکھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کے احباب کے دلوں سے یہ خیال مٹ جاتا ہے کہ چندہ اصل آمد پر ادا کرنا لازم ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اپنی مرضی سے جتنا چندہ بجٹ میں لکھوا دیں۔ بس اتنی ہی رقم کی ادائیگی واجب ہوگی اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی جماعتوں کا بجٹ بھی نہیں بڑھتا۔ اور سال ہا سال تک ایک ہی رقم چلی جاتی ہے۔ خواہ اس دوران میں ان کے احباب کی آمدنیوں میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ ہو چکا ہو۔

اس کے برخلاف جن جماعتوں کے عہدہ دار اصل آمد پر چندہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے بجٹ بھی تیزی سے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور وصولی بجٹوں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مثال کے طور ایسی چند جماعتوں کے سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجٹ اور وصولی کے اعداد و شمار نیچے درج ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ اصل آمد کے مطابق چندوں کا مطالبہ کرنے سے وصولی میں کس طرح ازدیاد ہوتی ہے۔

چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ

نام جماعت	بجٹ	وصولی	بجٹ پر فیصدی ازدیاد
۱۔ قمر آباد (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)	4494	6904	54%
۲۔ محمد آباد اسٹیٹ (ضلع تھرپارکر)	10188	11561	13%
۳۔ دانہ زید کا (ضلع سیالکوٹ)	1539	2771	80%
۴۔ چک ۵۶/۴-۱۸ (ضلع بہاولنگر)	1228	2183	94%
۵۔ چک ۸۸/ج ۷ (ضلع لائلپور)	2389	3408	43%
۶۔ دوالمیال (ضلع جہلم)	4685	5591	19%
۷۔ آصف آباد خادم (ضلع حیدرآباد)	2198	2791	27%
۸۔ کوٹ احمریاں (ضلع حیدرآباد)	2366	3166	34%
۹۔ پنڈی بھاگو (ضلع سیالکوٹ)	1649	2320	41%
۱۰۔ چک ۲۱ ودھ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)	2964	3632	23%

یہ صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ بہت سے سیکرٹریان مال اس نکتہ کو سمجھتے ہیں۔ وہ جماعت کے مجموعی چندوں کی ازدیاد میں حصہ لینے کا ثواب بھی کماتے ہیں۔ اور اپنے احباب کی زیادتی ایمان کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

پس نظارت بیت المال تمام کارکنان مال سے اپیل کرتی ہے۔ کہ اس خطرناک غلطی سے بچیں۔ اور بجٹ کے مطابق چندہ کا مطالبہ کرنے کی بجائے اصل آمد پر چندہ کا مطالبہ کیا کریں۔ زمیندارہ جماعتوں کو خاص طور پر اس بارہ میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ آج کل گندم کی فصل اٹھائی جا رہی ہے۔

سیکرٹریان مال یہ بات بھول جائیں کہ کسی شخص نے بجٹ میں کیا آمد لکھوائی تھی۔ بلکہ فصل کے مطابق چندہ وصول کریں۔ اور اصل آمد اور بجٹ کی مجوزہ آمد میں جو فرق ہو اس نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں۔ تا بجٹ بھی درست کر دیا جائے۔ امید ہے۔ تمام کارکنان مال اس بارہ میں نظارت ہذا سے پورا پورا تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو بطور یاددہانی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عہدیداران کے انتخاب از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء جلد از جلد حسب قواعد کروا کر ارسال فرما دیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں انتخابات کی رپورٹیں نامکمل بھجواتی ہیں۔ جنہیں مکمل کروانے کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ لہذا جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی انتخابات حسب قواعد کروانے کے لئے پوری توجہ فرما دیں۔ جن جن جماعتوں کے پاس قواعد و ضوابط کی کتاب نہیں ہے وہ بذریعہ وی پی نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

انتخابات کرواتے وقت اور رپورٹیں ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ احباب جماعت کی بروقت توجہات ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ انتخابی رپورٹیں حسب قواعد اور مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق بھجوائیں گے۔

(۱) انتخابی رپورٹ میں منتخب شدہ عہدیداران کے مکمل پتہ جات ضرور درج فرما دیں اور تمام انتخابی رپورٹیں نظارت میں بھجوائیں۔

(۲) منتخب شدہ عہدیداران میں جو دوست موصی ہوں۔ ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں۔

(۳) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق انتخابی رپورٹ پر مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں

(۴) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت انتخابی اجلاس کتنے حاضر تھے۔ قواعد کے لئے قواعد کے مطابق جن ممبران کو انتخاب کے اجلاس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے۔ ان کو نکال کر باقی ممبران کا پورا حصہ ہوگا۔

(۵) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ سے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۶) جن جن جماعتوں میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہاں پر صدر موصیان کا انتخاب حسب قواعد کروایا جائے۔ اور یہ امر ملحوظ رکھیں کہ صدر موصیان کی انتخابی رپورٹ دوسرے عہدیداران کے ساتھ نہ بھجوائی جایا کرے۔ بلکہ براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

(۷) مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخابات نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نظارت ہذا سے نہیں ہے۔ ان عہدہ داران کی منظوریاں متعلقہ دفاتر سے حاصل کی جائیں۔ (۱) قاضی صاحب عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ (۲) سیکرٹریان تحریک جدید و وقف جدید و فضل عمر فاؤنڈیشن

(۸) عہدیداران کا انتخاب صرف موصی احباب کر سکتے ہیں۔ جس کے متعلق قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۰-۲-۶۴ اور ۱۸-۲-۶۷ میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کو ملحوظ رکھیں۔

(ناظر اعلیٰ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

خدام کا نام بلند ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے یورپ کے سفر میں فرمایا تھا کہ

"ہم مسجدیں اسلئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو۔ بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

یہی عزم صمیم سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ جیسا کہ حضور انور رضؓ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس نام کو دنیا میں روشن کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم قریشی غلام احمد صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم قریشی محمد شفیع صاحب اور سیر بٹالوی کی الاٹمنٹ سکیم ایک کنال پلاٹ نمبر ۱۷ بلاک ۱۹ محلہ دارالصدر ربوہ مبلغ سولہ صد روپے کے عوض صدر انجمن احمدیہ کے پاس مکفول تھی۔ مرحوم کے جملہ ورثاء بازگشت نے مجھے اجازت دے دی کہ اگر میں مبلغ سولہ صد روپے ادا کر دوں تو اس اراضی کا مالک میں قرار دے دیا جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے مبلغ سولہ صد روپے داخل خزانہ ربوہ کرا دئے ہیں۔ بنا بریں اس اراضی کا مجھے مالک قرار دیا جائے۔

ورثاء بازگشت کے نام یہ ہیں (۱) محترمہ سردار بی بی صاحبہ بیوہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب مرحوم (۲) مکرم قریشی احمد شفیع صاحب (۳) مکرم قریشی مشتاق احمد صاحب (۴) مکرم قریشی محبوب الٰہی صاحب پسران (۵) محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر مکرم قریشی غلام احمد صاحب موصوف نے یہ بھی درخواست دی ہے کہ یہ ایک کنال اراضی میرے نام منتقل کرنے کی بجائے میرے لڑکے عزیزم عبدالرحمٰن صاحب کے نام الاٹ کر دی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

خدام متوجہ ہوں

بعض مجالس خدام الاحمدیہ سے شکایت موصول ہوئی ہے کہ بعض خدام خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کو دوسرے چندہ جات کی طرح ضروری نہیں سمجھتے ایسے خدام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے جملہ چندہ جات حضور خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عائد کئے گئے ہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ایسے ہی ضروری ہیں جیسے کہ دیگر جماعتی چندہ جات۔ خدام حضرات کا فرض ہے کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ادا کر کے مجلس کے پروگراموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ممد ثابت ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دیہاتی مجالس ماہ مئی میں ہفتہ وصولی منائیں

لائحہ عمل کے مطابق دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ ماہ مئی میں ۲۴ سے ۳۱ تک ہفتہ وصولی منائیں اور کوشش کریں کہ پورے سال کا بجٹ اس ہفتہ میں وصول ہو جائے اور اپنی مجالس سے مرکز کو آگاہ کرتے ہوئے وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ شہادت ۱۳۴۷ھش (۳۰ مئی ۶۸ء) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مزید قربانیوں کی توفیق دیکر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قائدین حضرات متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں جنہوں نے بجٹ خدام و اطفال تشخیص کر کے مرکز کو ارسال نہیں کئے قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں اگر بجٹ مرکز میں نہیں بھجوایا گیا تو جلد از جلد تیار کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار بمع اہلیہ اور بچی انگلستان واپس جا رہا ہے۔ ۱۳ مئی کو لاہور سے اور ۱۶ مئی کو کراچی سے لندن بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہونا ہے۔ احباب دعا فرمائیں یہ سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین

میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں

۲۔ خاکسار کی بیوی عرصہ دو سال سے بیمار رہتی ہے۔ احباب اس کی صحت روحانی و جسمانی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اللہ دتہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا)

۳۔ خاکسار کے نانا جان حکیم دین محمد صاحب احمدی صحابی کی آنکھ کا اپریشن لاہور میں چند روز تک ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کے کامیاب ہونے اور بینائی کے بحال ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار نیشنل بنک آف پاکستان میں ملازم ہے محکمانہ ترقی کے لئے رپورٹ کی گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک رشید الدین انور — پریذیڈنٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چونیاں۔ ضلع لاہور

۴۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب اختر سیکرٹری تحریک جدید کا تمام گھر سامان سمیت مورخہ ۵/۶۸ کو اچانک آگ لگنے سے جل گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک دفعہ ان کی دکان بھی جل چکی ہے۔ اس لئے وہ کئی قسم کی مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں عزیز بھائی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق دے اور نعم البدل بھی عطا کرے۔ اللہ میاں ہر رنگ میں ہم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(شریف احمد دھڑھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کروندی ضلع خیرپور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

وزیر خارجہ میاں ارشد حسین کا بیان

راولپنڈی ۱۵ مئی۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر طے کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان وزارتی سطح پر مذاکرات کا فی الحال کوئی امکان پیدا نہیں ہوا انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ صرف کشمیری عوام کریں گے۔ اور ریاست پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے بھارت جو اقدامات کر رہا ہے وہ بے سود ثابت ہوں گے۔ وزیر خارجہ کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا مناسب وقت آنے پر کشمیر کا تنازعہ دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔

کشمیری عوام بھارت کو تصفیہ پر مجبور کر دیں گے

نئی دہلی ۱۵ مئی۔ شیخ عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر میں بہت جلد ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی کہ بھارت کو اس پرانے تنازعہ کے تصفیہ پر مجبور ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کی نوجوان نسل عدم تشدد پر یقین نہیں رکھتی اور نوجوان اب اپنا حق حاصل کرنے کے لئے تشدد اور بغاوت کا راستہ اختیار کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار ہندوستان ٹائمز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ نئی دہلی کے اخبار دعوت میں اس انٹرویو کا کچھ حصہ شائع ہوا ہے۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ بھارتی رہنما کہتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے لیکن ہم ایسا نہیں سمجھتے اور نہ ہم پر بھارتی لیڈروں کے سخت بیانات اثر انداز ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ بھارت کے لیڈر رائے شماری کا متبادل نئے انتخابات کو قرار دیتے ہیں جو بالکل غلط بات ہے اول تو ہمیں نام نہاد انتخابات منظور نہیں بالفرض ہم منظور بھی کر لیں تو بھارت کو امیدواروں پر سے بھارتی آئین سے وفاداری کا حلف لینے کی یہ پابندی ختم کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی آئین سے وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ ہمارے لئے خودکشی کے مترادف ہے۔

تل ابیب میں خوف و ہراس

تل ابیب ۱۵ مئی۔ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں کل اس خبر سے خوف و ہراس پھیل گیا کہ عربی چھاپہ ماروں نے مقامی سینما میں بم رکھ دیا تھا جسے فلم شروع ہونے سے صرف چند لمحے قبل برآمد کر لیا گیا ہے اگر بم پھٹ جاتا تو سینما میں موجود پانچ سو افراد میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ بم ڈائنامیٹ کا بنا ہوا تھا۔

گھٹیا مال برآمد کرنے والے تاجر

راولپنڈی ۱۵ مئی۔ وزارت تجارت کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر نور الحق چودھری نے بتایا ہے کہ بیرونی ملکوں کو مقررہ معیار سے گھٹیا سامان بھیجنے والے برآمدی تاجروں کے خلاف سخت تعزیری اقدامات کئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایسے تاجروں کو برآمدی بونس سے بھی محروم کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

کالا باغ میں فولاد کے کارخانے کا قیام

کراچی ۱۵ مئی۔ پاکستان اور روس کے درمیان کالا باغ میں فولاد کے کارخانے کے بارے میں ۱۷ مئی کو ایک معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے جس کے بعد روسی ماہرین کارخانے کے محل وقوع، اس کی موزونیت اور دیگر متعلقہ امور کا جائزہ لینے کالا باغ آئیں گے اس منصوبے کے لئے روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن نے اپنے گزشتہ ماہ کے دورہ کے دوران امداد کا وعدہ کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کالا باغ کے منصوبے کے بارے میں روس کو پہلے ہی قابل عمل ہونے کی رپورٹ پیش کر چکا ہے۔ جو جرمن ماہروں نے تیار کی تھی۔ روسی ماہرین نے بھی اس منصوبے کا ابتدائی جائزہ مکمل کر لیا ہے۔

تربیلا ڈیم کا کام دو ہفتہ تک شروع ہو جائیگا

لاہور ۱۵ مئی۔ چیئرمین واپڈا مسٹر اے جی این قاضی نے کل ایک مختصر تقریب میں کثیر المقاصد تربیلا ڈیم کی تعمیر کے سلسلہ میں ٹھیکے کا ایوارڈ دے دیا ہے۔ اس معاہدہ پر مسٹر قاضی اور کنٹریکٹرز کے نمائندہ مسٹر سوڈی گیانی نے دستخط کئے۔ اس منصوبہ پر ۱۷ ارب ۹۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے اور یہ ڈیم اپریل ۱۹۶۷ء کو پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

مسٹر اے جی این قاضی نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایوارڈ کے اجراء اور معاہدہ کی تکمیل سے تربیلا ڈیم تعمیر کے لئے قانونی بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔ عالمی بنک اور کنسورشیم کے رکن ملکوں نے تربیلا کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں اور عالمی بنک اس فنڈ کے امینسٹریٹر کی حیثیت سے کام کرے گا۔ انہوں نے مسٹر سوڈی گیانی کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ وہ اس عظیم ترین منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوں گے۔

عرب لیگ کی اقتصادی کونسل کا اجلاس

قاہرہ ۱۵ مئی۔ عرب لیگ کی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹانے کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کے بارے میں غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں تیرہ ممالک نے شرکت کی تونس نے اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجا جس کے اسباب فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکے نہ ہی اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ تونس جو عرب ممالک کی اس تنظیم سے وقتاً فوقتاً اختلاف کرتا رہا ہے مکمل بائیکاٹ کرے گا اجلاس میں دس کروڑ پاؤنڈ کا ایک زرقانی فنڈ اور ایک اقتصادی بلاک قائم کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا۔

گورنر نے پرچوں کے افشاء کی تحقیقات کا حکم دیا

لاہور ۱۵ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے وزیر تعلیم خان محمد علی خان کو حکم دیا ہے کہ وہ فوری طور پر انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان کے پرچوں کے قبل از وقت افشاء ہونے کے واقعہ کی تحقیقات کریں۔ اس وقت بورڈ کے حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ گورنر نے وزیر تعلیم سے یہ بھی کہا ہے کہ انہیں اس تحقیقات اور ان اقدامات کی تفصیل بتائی جائے جو بورڈ ان پرچوں کے افشاء کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف کرنے والا ہے۔ وزیر تعلیم سے کہا گیا ہے کہ وہ جلد از جلد تحقیقات کے بعد رپورٹ گورنر کو پیش کریں۔

امریکہ کے پانچ طیارے اور پانچ ہیلی کاپٹر تباہ

سائیگون ۱۵ مئی۔ ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے کل شمالی صوبہ کوان ترے میں ایک امریکی کیمپ پر حملہ کر کے ایک طیارہ تباہ کر دیا جس میں ڈیڑھ سو افراد سوار تھے۔ وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں اس اڈے سے گزشتہ دو دن سے امریکی فوجوں کا انخلاء کیا جا رہا ہے۔ کل بھی یہاں چھاپہ ماروں نے گولہ باری کر کے چار طیارے اور پانچ ہیلی کاپٹر مار گرائے تھے جو امریکی فوجوں کو لے کر پرواز کر رہے تھے۔

سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ اس فوجی کیمپ پر جب ویٹ کانگ قبضہ کر لیں گے تو ان پر شدید بمباری کر کے انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

دانت نکلوائیے

موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے (حدیث نبوی)

۱ پائیوریا اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کے لئے
۱۔ اینٹی پائیوریا ۔۔۔ ۱۰ روپے
۲ دانتوں کے گھن کا مجرب علاج
۲ اینٹی کیریز ۔۔۔ ۱۰ روپے (بچاؤ کیلئے) ۵ روپے
۴ دانت درد کا فوری علاج
۳ ٹوتھ کیور ۔۔۔ ۲ روپے

تفصیلات کے لئے لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

کیور ڈینٹل کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل متصل ڈاکخانہ ربوہ

ایفاء وعدہ عطیہ فضل عمر فاؤنڈیشن

تیبنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے کہ جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے فضل عمر فاؤنڈیشن میں وعدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے وہ اوّل تو اپنی ساری موعودہ رقم جلد از جلد ادا کر دیں ورنہ فاؤنڈیشن کے دوسرے سال میں اپنے وعدہ کی دو تہائی سے کچھ زائد رقم ضرور ادا کر دیں۔ فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ۳۰ جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ وعدہ کرنے والے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے فوری توجہ فرما کر اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم کے مستحق بنیں اللہ تعالےٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرماوے۔

مندرجہ ذیل دوستوں نے حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی توفیق حاصل کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دی ہے کہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا ادا کر دیا ہے:۔

۱۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر صیغہ امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ جو اپنا ۱۵۰/- روپے کا وعدہ باقساط ادا کر رہے تھے نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے دوسرے سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنے کی نیت سے بقایا ۳۵/- روپیہ کی رقم قرض لے کر ادا کر دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ

۲۔ محترم شیخ فضل احمد صاحب ابن محترم شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ نے اپنے بھائی محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے ساتھ مل کر چھ ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب اپنے حصہ کی رقم تین ہزار روپیہ پیشتر ازیں ادا کر چکے ہیں۔ اب محترم شیخ فضل احمد صاحب نے بھی اپنے حصہ کی آخری قسط ایک ہزار روپیہ ادا کر کے اپنے حصہ کا تین ہزار روپیہ دوسرا سال ختم ہونے سے پیشتر ادا کر دیا ہے۔

۳۔ محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی اور ان کی بیگم صاحبہ نے نیروبی میں چھ ہزار شلنگ کا وعدہ فرمایا تھا۔ قاضی صاحب محترم کی بیگم صاحبہ محترمہ نے نیروبی میں چھ ہزار شلنگ کا وعدہ فرمایا تھا۔ قاضی صاحب محترم کی بیگم صاحبہ محترمہ نے ہی اپنے حصہ کی رقم تین ہزار شلنگ ادا کر دی تھی۔ اب یہاں قاضی صاحب محترم نے بھی اپنے حصہ کی رقم تین ہزار شلنگ کے برابر رقم مبلغ دو ہزار روپیہ کا چیک پیش کر دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو اپنی برکات خاصہ سے نوازے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کر دیں۔ آمین۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے شوہر محمود احمد ناصر ریلوے انسپکٹر آف ورکس راولپنڈی کی زبان اور مونہہ میں دو ماہ سے زخموں کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود تا حال شفا نہیں ہوئی۔

احباب جماعت اور دردمندان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرما دیں شافی مطلق آقا ان کو مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(سعیدہ ناصر، بیگم محمود احمد ناصر صاحب راولپنڈی)

۲۔ میرے چچا قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی داہ کینٹ کی اہلیہ بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عبد الرحمٰن دہلوی۔ دار الصدر غربی ربوہ)

۳۔ برادرم مکرم مرزا عبد القدیر صاحب کی بچی امۃ المصور کو دوبارہ ٹائیفائڈ ہو گیا ہے احباب عزیزہ کی کامل و عاجل صحت اور اس کے برے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(مرزا ظفر احمد دار الصدر غربی الف ربوہ)

جنوبی یمن میں بغاوت تین شہروں پر باغیوں کا قبضہ

سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی، باغی عدن سے پچاس میل دور تک پہنچ چکے ہیں

عدن۔ ۱۶ مئی۔ جمہوریہ جنوبی یمن میں بغاوت ہو گئی ہے باغیوں نے تین شہروں پر قبضہ کر لیا ہے اور جار میں اپنا فوجی ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا ہے۔ صدر قحطان الشعبی نے ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے اور فوجوں کو حکم دیا ہے کہ بغاوت کو پوری قوت سے کچل دیں۔

عدن پہنچنے والی خبروں کے مطابق باغی تیزی سے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ اور موقع پر موجود سرکاری فوجوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بغاوت کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے ہیں ان میں سرکاری فوج کا ایک کمانڈر بھی شامل ہے۔ صدر قحطان الشعبی نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جنوبی علاقوں میں خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ اور لوگ بھاری تعداد میں ہلاک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ کچھ قبائلی باغیوں سے مل گئے ہیں اور ان کے پاس جدید ترین ہتھیار موجود ہیں۔ انہوں نے ریڈیو سے قوم کے نام خطاب کیا کہ اس مرحلہ پر جب ملک نیا نیا آزاد ہوا ہے عوام کو اپنا وقار برقرار رکھنا چاہیئے۔ اور جو لوگ ملک کے وقار کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا پوری قوت سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ صدر قحطان نے کہا کہ انہوں نے فوج کے کمانڈر انچیف کو ہدایت کی ہے کہ وہ بغاوت کو پوری قوت سے کچل دیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کئے ہیں اور فوجیں باغی علاقہ میں پہنچ چکی ہیں۔ دریں اثنا عدن میں احتیاطی اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ صدر، وزراء اور اہم شخصیتوں کے مکانوں پر پہرے لگا دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ سرکاری دفاتر بنکوں اور اہم اداروں کی حفاظت کے لئے فوجی متعین کر دیئے گئے ہیں۔

بعد کی اطلاع کے مطابق باغی عدن سے صرف پچاس میل کے فاصلے پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں باغیوں اور سرکاری فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ باغیوں نے تین علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مری میں ٹرک کا ہولناک حادثہ

مری ۱۶ مئی۔ کل یہاں سے سولہ میل جنوب مغرب میں ایک ٹرک راولپنڈی جاتے ہوئے گہرے کھڈ میں گر گیا جس سے دس افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے ٹرک میں سوار کلینر ابھی تک زندہ ہے تاہم وہ بھی شدید زخمی ہے اور ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ مری نے ٹیلی فون پر ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ یہ ٹرک مری راولپنڈی روڈ پر جا رہا تھا کہ اچانک سڑک کے کنارے ایک درخت سے ٹکرانے کے بعد گہرے کھڈ میں جا گرا یہ ٹرک عمارتی لکڑی لے کر جا رہا تھا اور اس میں کل ۱۱ آدمی سوار تھے حادثہ میں ٹرک ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

محترم میاں اللہ دتہ صاحب آف ماہل پور کی وفات

ربوہ ——— نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی آف ماہل پور ضلع ہوشیارپور بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء بروز منگلوار بوقت پونے پانچ بجے شام ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بوقت وفات مرحوم کی عمر اسی سال تھی۔ مرحوم ۱۸۹۹ء میں بذریعہ تحریری بیعت سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور پھر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مرحوم بہت کم گو تھے اور ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ قرآن کریم پڑھنا ان کا محبوب مشغلہ تھا جسے مرض الموت تک اپناتے رہے۔ مرحوم صاحب رؤیا ہونے کے علاوہ پرانے موصی تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبد الرزاق بٹ ۱۷/۳۶ دار الرحمت غربی ربوہ)